مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان
ہفت روزہ

ختمِ نبوّت

کراچی

حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے

(الحدیث)

خصائل نبوی
برشمائل ترمذی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲ ۔ حدثنا احمد بن ابراہیم الدورقی و سلمۃ بن شبیب ومحمود بن غیلان قالوا حدثنا ابو اسامۃ عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلواء والعسل

ترجمہ :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا اور شہد پسند تھا ۔

فائدہ :۔ بظاہر حدیث میں حلوے سے مراد ہر میٹھی چیز ہے ۔ لیکن بعض لوگوں نے اس سے متعارف حلوا مراد لیا ہے جو مٹھائی اور گھی سے بنایا جاتا ہے ۔ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے حلوا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنوا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا ۔ یہ حلوا آٹے اور شہد اور گھی سے بنایا گیا تھا شکر کا اس زمانہ میں کچھ ایسا دستور نہ تھا اس لیے میٹھی چیز عموماً شہد یا کھجور سے بنائی جاتی تھی ۔

۱۳ ۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی حدثنا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی محمد بن یوسف ان عطاء بن یسار اخبرہ ان ام سلمۃ اخبرتہ انہا قربت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنباً مشویاً فاکل منہ ثم قام الی الصلوٰۃ و ما توضاء

ترجمہ :۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے پہلو کا بُھنا ہوا گوشت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اور پھر بلا وضو کیئے نماز پڑھی ۔

فائدہ :۔ بعض روایات سے آگ سے پکی ہوئی چیز کا ناقض وضو ہونا معلوم ہوتا ہے اور یہی مذہب بعض علماء متقدمین کا ہے لیکن خلفاء اربعہ اور جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ جو احادیث وجوب وضو پر دلالت کرتی ہیں وہ منسوخ یا مؤول ہیں ۔ حضرت ام سلمہ رضہ کی یہ حدیث بھی جمہور کی تائید کرتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نئی وضو کیئے بغیر نماز پڑھی ۔

۱۴ :۔ حدثنا قتیبۃ حدثنا ابن لہیعۃ عن سلیمان بن زیاد عن عبداللہ بن الحارث قال اکلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شواء فی المسجد ۔

ترجمہ :۔ عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھنا ہوا گوشت مسجد میں کھایا ۔

فائدہ :۔ اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں کھانا پینا جائز ہے ۔ بشرطیکہ ریزہ وغیرہ سے مسجد خراب نہ ہو ورنہ مکروہ ہوگا ۔

باقی ۱۲ پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ہفت روزہ
ختمِ نبوت
کراچی

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

منیجر
علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

فی پرچہ ۱۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک
سالانہ ـــــ ۶۰ روپیہ
ششماہی ـــــ ۳۵ روپیہ
سہ ماہی ـــــ ۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
سعودی عرب ـــــ ۲۱۰ روپیہ
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، ابوظہبی
شام ـــــ ۲۲۵ روپیہ
یورپ ـــــ ۲۹۵ روپیہ
آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا ـــــ ۲۴۰ روپیہ
افریقہ ـــــ ۳۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان ـــــ ۱۹۵ روپیہ

رابطہ دفتر
دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: حکیم الحسن نقوی الجمیل پریس کراچی
مقام اشاعت: ۲۰/۸ سائٹ ورکشاپ ایم اے جناح روڈ کراچی

فہرست

ا خصائل نبوی
حضرت شیخ الحدیثؒ ۲
۲ ابتدائیہ
عبدالرحمٰن یعقوب باوا ۳
۳ جماعت
مولانا محمد منظور نعمانی ۶
۴ مسئلہ ختم نبوت
علی اصغر چشتی ۸
۵ مسلمان قادیانیوں کو کیوں کافر سمجھتے ہیں
مولانا محمد زاہد الحسینی ۱۱
۶ آپ کے مسائل
مولانا محمد یوسف لدھیانوی ۱۷
۷ نظم
مسلم غازی ۲۳

جلد ۲ شمارہ ۱۷

کتابت
محمد عبدالستار واحدی
غلام لیٰسین تبسم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام

علی من لا نبی بعدہ

ربوہ چلیئے!

ربوہ چلنے کی تیاریاں ابھی سے شروع کر دیجئے۔ ربوہ شہر ہے جہاں کفر کے گہرے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ جہاں مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان وہاں بسنے والوں کے دل و دماغ پر حکومت کر رہا ہے۔ اہل ربوہ کو آزادی میسر نہیں کہ وہ اپنے مذہب کے بارے میں کچھ سوچ سکیں۔ ان پر طرح طرح کی پابندیاں ہیں اگر وہ حق کو قبول بھی کر لیتے ہیں تو ان پر عرصہ حیات تنگ کیا جاتا ہے۔ ربوہ میں ظلمت ہی ظلمت ہے۔ نور کی ایک ہلکی سی کرن وہاں طلوع ہو رہی ہے۔ وہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا مرکز ہے، جہاں سے حق کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ ہمارا مشن دن رات حق کی دعوت دے رہا ہے۔

ربوہ کے اس شہر میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے ۲۷/۲۸ اکتوبر کو دوسری آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا ہے۔ گذشتہ سال بھی ۷ ستمبر کو ایک کامیاب کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ ایک اندازے کے مطابق لاکھوں فرزندان توحید اور فدایان ختم نبوت نے دینی جذبہ سے شرکت کی۔

اس کانفرنس سے مختلف مکاتیب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء کرام اتحاد بین المسلمین کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور استحکام پاکستان، اس کانفرنس کے اہم ترین موضوع ہوں گے۔ اس تشتت و افتراق کی مسموم فضا میں یہ کانفرنس اتحاد اسلامی کا مینار نور ثابت ہوگی۔

پاکستان کے مسلمانوں کو ہم دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس کانفرنس میں شرکت کریں اور اپنے دوستوں کو ہمراہ لائیں، اس کے علاوہ ہم تمام علماء کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے خطبہ جمعہ میں اس کانفرنس کی اہمیت واضح کرتے ہوئے مسلمانوں کو شرکت کے لیے آمادہ کریں۔

ربوہ ___ مملکت خداداد پاکستان کا وہ واحد شہر تھا جس میں کسی مسلمان کا داخلہ ممنوع تھا۔ مسلمان کو وہاں جائیداد خریدنے کی اجازت نہیں تھی گویا مملکت میں ایک متوازی حکومت قائم تھی۔ لیکن اب الحمدللہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کی مسلسل مساعی جمیلہ سے حالات میں تبدیلی ہو رہی ہے۔

مجلس کے سابق امیر حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ کی خواہش تھی کہ ربوہ کی اس پیاسی زمین کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے ربوہ کے قرب و جوار ہی میں کہیں زمین کا ایک ٹکڑا مل جائے۔ اگرچہ ان کی یہ خواہش ان کی زندگی میں پوری نہ ہو سکی، لیکن شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہٗ نے اپنے دور امارت میں اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اب الحمدللہ مجلس نے ربوہ کے وسط میں ایک مسجد اور مسلم کالونی میں ۹ کنال زمین پر ایک بڑی جامع مسجد کی تعمیر شروع کر رکھی ہے۔

قادیانیوں کے اس شہر ربوہ میں اہل اسلام کا داخلہ اتنا آسان کام نہیں تھا بلکہ اس کے لیے بہت بڑی قربانیاں دی گئیں ۵۳ء اور ۷۴ء میں بہت سے مسلمانوں نے گولیاں اپنے سینے پر کھائیں۔ ایک مسلسل جدوجہد تھی جس کے نتیجہ میں آج ہم قلب ربوہ میں مقیم ہیں۔

ربوہ میں سب سے پہلی جو اذان دی گئی اور سب سے پہلا خطبہ جمعہ پڑھا گیا وہ بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک کارنامہ تھا ہمیں بجا طور پر فخر ہے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی یہ جماعت ہر جگہ کامیابی سے انگریز کے اس خود کاشتہ پودے کی ذریت کا مقابلہ کر رہی ہے۔

ہمارا عہد ہے کہ جب تک جھوٹی نبوت کے پیروکاروں کا خاتمہ نہیں کر لیتے اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے اور انشاءاللہ ہمیں یقین ہے کہ ایک نہ ایک دن حق غالب آئے گا اور باطل مٹ جائے گا۔

بلاشبہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے ربوہ میں ختم نبوت کانفرنس' کے انعقاد کا اعلان کر کے ملت اسلامیہ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے تمام کوششوں و کاوشوں کی تہہ میں اخلاص کی لازوال دولت کارفرما ہونی چاہیئے۔ جو اصل امت محمدیہ کا سرمایہ ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اپنی نیم شبانہ دعاؤں' میں اس کانفرنس کی کامیابی کے لیے اللہ رب العزت کے حضور دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والوں کو دین و دنیا میں اپنی رحمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

سندھ میں مرزائیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے

وطن عزیز میں گذشتہ ڈیڑھ ماہ سے جو تشویشناک حالات ابھر رہے ہیں ان کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ ان پر فوری طور پر قابو پایا جائے اور ان کو حل کرنے کی تدبیریں کی جائیں۔ ملک اب مزید افراتفری کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اہل اقتدار پر اس سلسلے میں سب سے بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان کا تدارک کرے۔ ملک کے اردگرد کے حالات بھی خطرناک رخ اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ اندرا دیوی کی نیت بھی ٹھیک نہیں ہے۔ گذشتہ دنوں اس نے ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت کر کے شرمناک حرکت کی ہے۔

سندھ میں اس وقت بڑی تعداد میں ہندو داخل ہو گئے ہیں اس کے علاوہ مرزائیوں کا دوسرا مرکز تھری ضلع تھرپارکر سندھ میں واقع ہے۔ ہمیں یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ اس وقت مرزائی سندھ کے اندرونی حصے یعنی بھارت کے سرحد کے قریب نگرپارکر میں اپنا اڈہ جما رہے ہیں۔ یہ صورتحال ہمارے لیے تشویش کا باعث ہے، کیونکہ مرزائیوں کی وطن دشمنی میں اب کوئی شک نہیں رہا۔ مرزائی مشرقی پاکستان کو علیحدہ کرنے کے بعد اب باقی ماندہ پاکستان کی بھی خیر خانے کی فکر میں ہیں

ہم اس مسئلہ پر بار بار لکھ چکے ہیں اور حکومت کو بھی متوجہ کر چکے ہیں۔ کیا کبھی حکومت نے اس زاویے سے تحقیق کرنے کی تکلیف گوارا کی ہے؟ اگر حکومت مرزائیوں پر کڑی نگاہ رکھے ان کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھے خصوصاً سرکاری عہدوں پر فائز قادیانی افسران کی نگرانی کرے تو ہمیں یقین ہے کہ بہت سی باتوں سے پردہ اٹھ جائے گا اور مرزائیوں کی سازشوں کا علم ہو سکے گا۔

باقی ص ۱۹ پر

جماعت

مولانا محمد منظور نعمانی

نماز صرف ایک عبادتی فریضہ ہی نہیں ہے بلکہ وہ ایمان کی نشانی اور اسلام کا شعار بھی ہے اور اس کا ادا کرنا اسلامیت کا ثبوت اور اس کا ترک کر دینا دین سے بے اعتنائی اور اللہ و رسول سے بے تعلقی کی علامت ہے، اس لئے ضروری تھا کہ نماز کی ادائیگی کا کوئی ثبوت بندوبست ہو کہ ہر شخص اس فریضہ کو علانیہ اور عَلٰی رُؤُسِ الْاَشْہَاد یعنی سب کے سامنے ادا کرے اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز با جماعت کا نظام قائم فرمایا اور ہر مسلمان کے لئے جو بیمار یا کسی دوسری وجہ سے معذور نہ ہو جماعت سے نماز ادا کرنا لازمی قرار دیا ہمارے نزدیک اس نظام جماعت کا خاص راز اور اس کی خاص الخاص حکمت یہی ہے کہ اس کے ذریعہ افراد امت کا روزانہ، بلکہ ہر روز پانچ مرتبہ احتساب ہو جاتا ہے۔ نیز تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ اس جماعتی نظام کے طفیل بہت سے وہ لوگ بھی پانچوں وقت کی نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں جو عزیمت کی کمی اور جذبے کی کمزوری کی وجہ سے انفرادی طور پر کبھی بھی ایسی پابندی نہ کر سکتے۔

علاوہ ازیں با جماعت نماز کا یہ نظام بجائے خود افراد امت کی دینی تعلیم و تربیت کا اور ایک دوسرے کے احوال سے باخبری کا ایک ایسا غیر رسمی اور بے تکلف انتظام بھی ہے۔ جس کا بدل سوچا بھی نہیں جا سکتا۔

نیز نماز با جماعت کی وجہ سے مسجد میں عبادت و انابت اور توجہ الی اللہ و دعوتِ صالحہ کی جو فضا قائم ہوتی ہے اور زندہ قلوب پر اس کے جو اثرات پڑتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے مختلف الحال بندوں کے قلوب ایک ساتھ متوجہ ہونے کی وجہ سے آسمانی رحمتوں کا جو نزول ہوتا ہے اور جماعت میں اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں کی شرکت کی وجہ سے (جس کی اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی حدیثوں میں دی ہے) نماز جیسی عبادت میں ملائکۃ اللہ کی جو معیت اور رفاقت نصیب ہوتی ہے یہ سب اسی نظام جماعت کے برکات ہیں۔

پھر اس کے علاوہ اس نظام جماعت کے ذریعہ امت میں جو اجتماعیت پیدا کی جا سکتی ہے اور محلہ کی مسجد کے روزانہ پنج وقتی اجتماع اور پوری بستی کی جامع مسجد کے ہفتہ وار وسیع اجتماع اور سال میں دو دفعہ عید گاہ کے اس سے بھی وسیع تر اجتماع سے جو عظیم اجتماعی اور ملی فائدے اٹھائے جا سکتے ہیں۔ ان کا سمجھنا تو آج کے ہر آدمی کے لئے بہت آسان ہے۔

بہر حال نظام جماعت کے انہی برکات اور اس کے اسی قسم کے مصالح اور منافع کی وجہ سے امت کے ہر شخص کو اس کا پابند کیا گیا ہے کہ جب تک کوئی واقعی مجبوری اور معذوری نہ ہو وہ نماز جماعت ہی سے ادا کرے۔ اور جب تک امت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات و تعلیمات پر اس طرح عمل ہوتا تھا جیسا کہ ان کا حق ہے اُس وقت سوائے منافقوں یا معذوروں کے

ہر شخص جماعت ہی سے نماز ادا کرتا تھا اور اس میں کوتاہی کو نفاق کی علامت سمجھا جاتا تھا ـــــ اس تمہید کے بعد جماعت کے متعلق ذیل کی حدیثیں پڑھیے۔

جماعت کی اہمیت

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوۃِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُہٗ اَوْ مَرِیْضٌ اِنْ کَانَ الْمَرِیْضُ لَیَمْشِیْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ حَتّٰی یَاْتِیَ الصَّلٰوۃَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْھُدٰی وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی الصَّلٰوۃَ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُؤَذَّنُ فِیْہِ ـــــ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ـــــ اِنَّ اللّٰہَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ سُنَنَ الْھُدٰی وَاِنَّھُنَّ (اَیِ الصَّلَوَاتِ حَیْثُ یُنَادٰی بِھِنَّ) مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی وَلَوْ اَنَّکُمْ صَلَّیْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ کَمَا یُصَلِّیْ ھٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَیْتِہٖ لَتَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ

رواہ مسلم

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اپنے کو (یعنی مسلمانوں کو) اس حال میں دیکھا ہے کہ نماز با جماعت میں شریک نہ ہونے والا یا تو بس کوئی منافق ہوتا تھا جس کی منافقت ڈھکی چھپی نہیں ہوتی تھی، بلکہ عام طور سے لوگوں کو اس کی منافقت کا علم ہوتا تھا۔ یا کوئی بیچارہ مریض ہوتا تھا (جو بیماری کی مجبوری سے مسجد تک نہیں آسکتا) اور بعض مریض بھی دو آدمیوں کے سہارے چل کر آتے اور جماعت میں شریک ہوتے تھے ـــــ اس کے بعد حضرت عبد اللہ مسعودؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو "سُنن ہُدیٰ" کی تعلیم دی ہے (یعنی دین و شریعت کی ایسی باتیں بتلائی ہیں جن سے ہماری ہدایت سعادت وابستہ ہے) اور انہی "سُنن ہُدیٰ" میں سے ایسی مسجد میں جہاں اذان دی جاتی ہو جماعت سے نماز ادا کرنا بھی ہے ـــــ اور ایک دوسری روایت میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد اس طرح نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: "اے مسلمانو! اللہ نے تمہارے نبی کے لئے "سُنن ہُدیٰ" مقرر فرمائی (یعنی دینی ایسے اعمال کا حکم دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقام قرب و رضا تک پہنچانے والے ہیں) اور یہ پانچوں نمازیں جماعت سے مسجد میں ادا کرنا انہی "سُنن ہُدیٰ" میں سے ہے، اور اگر تم اپنے گھروں ہی میں نماز پڑھنے لگو گے جیسا کہ یہ ایک آدمی جماعت سے الگ اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے (یہ اس زمانہ کے کسی خاص شخص کی طرف اشارہ تھا) تو تم اپنے پیغمبر کا طریقہ چھوڑ دو گے، اور جب تم اپنے پیغمبر کا طریقہ چھوڑ دو گے تو یقین جانو کہ تم راہِ ہدایت سے ہٹ جاؤ گے اور گمراہی کے غار میں جا گرو گے۔

(صحیح مسلم)

تشریح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے اپنے اس ارشاد میں فرمایا ہے کہ پانچوں وقت کی نماز جماعت سے مسجد میں ادا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم فرمودہ "سُنن ہُدیٰ" میں سے ہے، یعنی آپ کی ان اہم دینی تعلیمات میں سے ہے۔ جن سے امت کی ہدایت وابستہ ہے ـــــ آگے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جماعت کی پابندی ترک کر کے اپنے گھروں ہی پہ نماز پڑھنے لگنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرلینا ہے ـــــ اس کے ساتھ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس امت کے اس اولین دور میں جو مثالی اور معیاری دور تھا، منافقوں اور مجبور مریضوں کے علاوہ ہر مسلمان جماعت ہی سے نماز ادا کرتا تھا، اور اللہ کے بعض صاحبِ عزیمت بندے بیماری کی حالت میں بھی دوسروں کے سہارے آکر جماعت میں شرکت کرتے تھے۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس پورے

باقی ۱۶ پر

افادات
مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب

مسئلہ ختم نبوۃ

قلم: اصغر چشتی صابری ایم اے - ایل ایل بی

دلیل نمبر ۳

و اذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک
و رافعک الی و مطھرک من الذین
کفروا و جاعل الذین اتبعوک
فوق الذین کفروا الی یوم القیٰمہ
سورہ آل عمران آیت نمبر ۵۵

ناظرین کرام! اللہ رب العزت نے یہود کے تدبیر سو کے مقابلہ میں تدبیر خیر کا اعلان فرمایا۔ اور جو قتل کا گڑھا یہودیوں نے حضرت عیسیٰ ؑ کے لئے کھودا تھا الٹ کر انہی پر ڈال دیا۔ اور ان پر اپنے سچے رسول حضرت عیسیٰ ؑ کو بھی مطلع فرمایا۔ چنانچہ حضرت مسیح ؑ کو خبر دی کہ میں تجھے یہودیوں کی تجویز کردہ ذلیل موت سے بچانے والا ہوں۔ اور تجھ کو اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور قیامت تک تیرے متبعین کو ان پر غالب کرنے والا ہوں۔ چنانچہ پہلا وعدہ انی متوفیک کا ہے۔ اب ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ؑ کو یہود کے شر سے محفوظ رکھنے اور بچانے کا ہی وعدہ فرمایا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے بھی اگرچہ متوفیک کا معنی میں پہلے پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا کے کئے ہیں۔

(ملخص ۵۰۵ براہین طبع اول)

مگر سراج منیر میں توفی کا معنی موت سے بچانے کے لئے

ہیں۔ چنانچہ اس آیت کے تحت سترہ سال بعد اس الہام کے معنی مرزا پر خوب کھلے۔ لکھتے ہیں۔ "یعنی یہ الہام حضرت عیسیٰ ؑ کو اس وقت بطور تسلی ہوا تھا۔ جب یہود ان کو مصلوب کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور اس جگہ بجائے یہود ہنود کوشش کر رہے تھے۔ اور اس الہام کے معنی یہ ہیں۔ کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا۔"

حاشیہ صفحہ ۲۰

طبع قادیانی

نیز ہمارے مفسرین جن کو مرزائی امت بھی مجدد مانتی ہے۔ اس آیت کی تفسیر یوں کرتے ہیں۔ یعنی بچانے والا کہتے ہیں۔ تفسیر جلالین میں ہے۔

"انی متوفیک ای قابضک و رافعک الی من الدنیا من غیر موت" صفحہ ۵۲

امام فخرالدین رازی لکھتے ہیں۔

الوجہ السادس

"ان التوفی اخذ الشئ وافیاً ولما علم اللہ ان من الناس من یخطر بباله ان الذی رفعہ اللہ ھو روحہ لا جسدہ ذکر ھذا الکلام لیدل علی انہ رفع بتمامہ الی السماء

بروحہٖ وجسدہٖ "

تفسیر کبیر جلد ۸ ص ۷۲

قدیم ۴۵۸ - ۴۵۷، جلد دوم

الوجہ الثامن ان التوفی ھو القبض یقال وفانی فلان دراھم و اوفانی - الی قولہ وقد یکون ایضاً التوفی بمعنی استوفی و علی کلا الاحتمالین کان اخراجہ من الارض و اصعادہ الی السماء توفیاً لہ فان قیل فعلی ھذا الوجہ کان التوفی این الرفع الیہ ؟ فیصیر قولہ و رافعک الی تکراراً - قلنا قولہ انی متوفیک یدل علی حصول التوفی وھو جنس تحتہ انواع بعضھا بالموت و بعضھا بالاصعاد الی السماء فلما قال بعدہ و رافعک الی کان ھو التعیین للنوع ولم یکن تکراراً ،

تفسیر کبیر للامام الرازی جلدنمبر ۸

صفحہ ۲، طبع مصر

نوٹ

اس میں شک نہیں کہ بعض حضرات نے متوفیک کا معنی ممیتک کا بھی کیے ہیں۔ مگر ممیتک اسم فاعل ہے۔ جو زمانہ مستقبل کے لئے مختص ہوتا ہے۔ سو اس وقت یہود کی تجویز کی مقابل وہ حضرات حیات عیسٰی اور ان کے رفع جسمانی کے قائل رہے ہیں۔

مثلاً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

متوفیک ای ممیتک فی وقتک بعد النزول من السماء و رافعک الآن

تنویر المقیاس فی تفسیر ابن عباس

تحت آیت مذکورہ وعسل مصفیٰ جلد ا ص

جلد ۱ صفحہ ۲۵۲ ص ۳۹

نیز تفسیر ابن عباس تنویر المقیاس میں اسی آیت کے ماتحت کہا ہے: مقدم و موخراً - و یقول انی رافعک الی و مطھرک ای منجیک من الذین کفروا بلک وجاعل الذین اتبعوک ای اتبعوا دینک فوق الذین کفروا بالحجۃ والنصرۃ الی یوم القیامۃ ثم متوفیک ای قابضک بعد النزول -

عسل مصفی جلد نمبر ا ص ۳۵۶

اور بعض مفسرین حضرات نے "اخذ الشئی وافیاً" اپنے حقیقی معنوں میں استعمال کیا ہے۔ چنانچہ تفسیر صافی و حاشیہ شیخ احمد صاوی مالکی علی الجلالین و تفسیر جامع البیان وغیرہ ملاحظہ ہو۔ نیز مرزا غلام احمد نے بھی اپنی کتاب انجام آتھم ص ۱۵۳ - ص ۱۲۹ پر تسلیم کیا ہے۔

التوفی یؤخذ من الاستیفاء

فلا توفیتنی یستعمل التوفی فی اخذ الشیٔ وافیاً ای کاملا والموت نوع منہ یعنی توفی کسی چیز کے پورا لینے کے وقت استعمال ہوتا ہے۔ اور موت بھی اس کی ایک قسم ہے۔

بحوالہ عسل مصفی ص ۲۶۳

مزید تفاسیر اسی معنی کو بیان کرتی ہیں

دلیل نمبر ۴ - ثبوت حیات عیسٰی

"واذ کففت بنی اسرائیل عنک اذ جئتھم بالبینٰت فقال الذین کفروا منھم ان ھذا الا سحر مبین - المائدہ آیت نمبر ۱۱۰

قیامت کے دن اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو بالتخصیص اپنے بڑے بڑے انعام جتلا کر سوال کریں گے۔ کیا تو نے ان لوگوں کو کہا تھا کہ "مجھے اور میری والدہ کو اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا لو۔ پہلے ان بڑے بڑے انعامات کا ذکر فرمایا۔ چنانچہ مندرجہ بالا آیت میں بھی ان میں سے ایک بڑے انعام کا ذکر ہے۔ فرمایا کہ یاد کرو وہ زمانہ جب کہ بنی اسرائیل کو میں نے تجھ سے روک دیا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ انعام بایں صورت تسلیم ہو سکتا ہے۔ کہ بنی اسرائیل کو حضرت عیسٰی علیہ السلام تک نہ پہنچنے دیا ہو اور ان کو بالکل علیحدہ رکھا ہو جیسا کہ "کففت" سے ظاہر ہے۔ اور کففت کا

مقتول بنی اسرائیل ہے۔ اب خدا تعالیٰ کا کلام اس صورت میں سچا ہو سکتا ہے جبکہ مسیح علیہ السلام تک بنی اسرائیل کو نہ پہنچنے دیا ہو۔ اور یہ نعمت اور احسان صرف اسی صورت میں ہی ہو سکتا ہے۔ نیز تدبیر رب العزت جو اوپر مذکور ہوئی .... اس کا بھی یہی تقاضا ہے۔ اور جب کہ مرزا صاحب بھی "کففت" کے اس معنیٰ کو تسلیم کر چکے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں۔ اذ کففت یعنی یاد کر وہ زمانہ کہ جب بنی اسرائیل کو جو قتل کا ارادہ رکھتے تھے میں نے تجھ سے روک دیا۔" نزول المسیح ص۱۵۱

اب اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مسیح علیہ السلام کو بوقت ارادہ قتل۔ یہود کے خدا تعالیٰ نے بچا کر آسمان کی طرف اٹھا لیا۔ اور یہود اپنے ارادہ میں خائب و خاسر رہے۔ برعکس اس کے اگر یہ مان لیا جائے کہ مسیح علیہ السلام کی گرفتاری عمل میں آئی اور یہود کے حوالے کیے گئے۔ اور انہوں نے منہ پر تھوکا، تازیانہ لگائے، فقیہوں کی گالیاں بھی سنیں، عصر کے وقت صلیب پر لٹکائے گئے۔ اور ان کے اعضاء میں کیلیں ٹھونکی گئیں۔ تو یہ اس صورت میں انعام نہیں رہتا۔ بلکہ پرلے درجہ کی ذلت اور رسوائی ہے۔ اور کلام خداوندی کی تکذیب لازم آتی ہے

مندرجہ بالا عقائد مرزا کے ہیں۔ جو ہم نے ذکر کئے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ ازالہ اوہام ص۱۶۳ و ص۱۵۸

" اگر یہ بات تسلیم کر لی جائے جو مرزا نے تحریر کی ہے۔ تو اس سے لازم آتا ہے۔ کہ تدبیر یہود غالب ہوئی۔ حالانکہ قرآن پاک صاف صاف اعلان کر رہا ہے۔ کہ یہود اپنی تدبیریں ناکام ہے۔

دلیل حیات عیسیٰ ؑ نمبر ۵

قال اللہ تبارک و تعالیٰ :-

اذ علمتک الکتب و الحکمۃ والتوراۃ والانجیل

(المائدہ آیت ۱۱۰)

اللہ تعالیٰ نے من جملہ ان انعامات کے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ہے۔ ایک یہ انعام بھی فرمایا کہ میں نے تم کو کتاب علاوہ نیز تورات اور انجیل کا علم عطا کیا ہے۔ یہ قاعدہ ہے کہ معطوف اور معطوف علیہ آپس میں متغائر ہوتے ہیں۔ اب ملاحظہ فرمائیں۔ " الکتاب الحکمۃ، التوراۃ، الانجیل۔ یہ چاروں چیزیں بالکل الگ الگ ہیں۔ جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو سکھلائی تھیں۔ تورات آپ سے پہلے موسیٰ علیہ السلام پر اتر چکی تھی۔ اور انجیل خود جناب عیسیٰ علیہ السلام پر ہی اتری۔ ان دونوں کا علم دیا جانا تو مسلم الطرفین ہے۔ یہ دونوں کتابیں قبل از رفع عطا کر دی گئی تھیں۔ اب رہے الکتاب و الحکمۃ تو جہاں جہاں یہ دونوں معرف باللام ہو کر تمام مقامات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہی مراد ہے ذکر ہوئے اور یعنی قرآن پاک اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اب بعد النزول من السماء اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن و حدیث کا پورا پورا حصہ حضرت عیسیٰ ؑ کو عطا فرمائیں گے۔

ہمارا یہ دعویٰ ہے الکتاب و الحکمۃ جہاں جہاں معرف باللام ہے۔ وہ سے قرآن و حدیث ہی مراد ہے۔ اس کی مثالیں قرآن پاک کے مختلف مقامات سے ملاحظہ فرمائیں۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم
یتلو علیھم آیاتہٖ و یزکیھم و یعلمھم
الکتاب و الحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی
ضلال مبین الجمعۃ آیت نمبر۲

کما ارسلنا فیکم رسولاً منکم یتلوا علیکم
آیاتنا و یزکیکم و یعلمکم الکتب والحکمۃ
ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون ﴿
البقرہ ایت نمبر ۱۵۱

و یعلمھم الکتب

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم
رسولاً من انفسھم یتلوا علیھم آیاتہ
و یزکیھم و یعلمھم الکتب والحکمۃ.....
آل عمران آیت نمبر ۱۶۴

ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم یتلوا
علیھم آیاتک ویعلمھم الکتب والحکمۃ..
البقرہ ایت نمبر ۱۲۹

باقی ص۱۷ پر

مسلمان قادیانیوں کو کیوں کافر سمجھتے ہیں؟

حضرت مولانا زاہد الحسینی۔ اٹک

(۱) مرزا قادیانی نے خداوند قدوس کی شان عالی میں نہایت ہی گستاخی اور بے ادبی کا مظاہرہ کیا ہے جو دینی لحاظ سے بہت بڑا کفر ہے۔ اگرچہ اس کے کلام میں ایسی بہت سی عبارتیں موجود ہیں مگر اختصار کے طور پر یہاں صرف چار عبارتوں کو نقل کیا جاتا ہے۔

(۱) مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ" اور میرا مقام یہ ہے کہ میرا خدا عرش پر سے میری تعریف کرتا ہے اور عزت دیتا ہے (قصیدہ نزول المسیح ص ۶۹)

حالانکہ قرآن عزیز کی تعلیم اور اسلام کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ ساری کائنات زمین، آسمان، جن، فرشتے، انبیاء علیہم السلام اور سب انسان اللہ تعالےٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ قرآن عزیز کا ارشاد ہے۔ الحمد للہ ولہ الحمد و الحمد للہ رب العلمین یسبح لہ مافی السموٰت والارض۔ یسبح للہ مافی السموٰت ومافی الارض

کئی آیات قرآنیہ سے واضح ہے کہ ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتی ہے خود سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا قل الحمد للہ (النمل پ۲۰ ع۵۹) آپ فرما دیجئے سب تعریفیں کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

(۲) مرزا قادیانی نے لکھا ہے اور خداوند وہیں کھڑا ہوتا ہے۔ جہاں تو کھڑا ہو۔ (تذکرہ ص ۲۹۱) اس عبارت میں ایک تو خداوند قدوس کا بدن ثابت کیا ہے کھڑا ہونا، ٹھہرنا یہ تو بدن کے عمل ہیں۔ اور پھر اس میں اپنے آپ کو خداوند قدوس سے اعلےٰ بتایا ہے کہ جہاں مرزا کھڑا ہوتا ہے وہاں اللہ تعالےٰ بھی کھڑا ہوتا ہے۔

(۳) مرزا کا الہام ہے انت منی بمنزلۃ اولادی تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے (تذکرہ ص ۴۰۰)

قرآن عزیز میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد نہیں اللہ تعالےٰ سب کا خالق ہے اور سب بندے انبیاء اور اولیاء حتیٰ کہ مسیح علیہ السلام بھی اللہ تعالےٰ کے بندے ہیں۔

(۴) مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کے بارہ میں یہ الہام بیان کیا ہے انا نبشرک بغلام حلیم مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء اس الہام کا ترجمہ بھی مرزا قادیانی نے یہ کیا ہے: "ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اترا"۔ (انجام آتھم ص ۶۲ مطبوعہ ۱۹۲۲ء شائع کردہ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان)۔ کیا اس سے بڑھ کر اور کوئی گستاخی اور کفر ہو سکتا ہے کہ اپنے پیدا ہونے والے بیٹے کو خداوند قدوس کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے یہ کہا کہ گویا خدا آسمان سے اترا۔ نعوذ باللہ

مسلمان قادیانیوں کو اس لئے بھی کافر سمجھتے ہیں کہ

(الف) ان کے نبی نے سب سچے انبیاء علیہم السلام سے اپنے آپ کو برتر سمجھا اور ان کی توہین کی ہے جیسا کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ۔

" اور خدا تعالےٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا اور شیطان کا مع اپنی ذریت کے آخری حملہ تھا اس لیے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزارہا نشان ایک جگہ جمع کر دیئے لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے (چشمہ

معرفت از مرزا قادیانی مطبوعہ قادیان ۱۹۰۸ء ص ۴۰)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے اقرار کیا ہے کہ وہ نبی ہے اور اس کی نبوت ہزار نبیوں کی نبوت کے برابر ہے۔ اور اس کو نہ ماننے والے (مسلمان) شیطان ہیں۔ مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا "آسمان سے کئی تخت اترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا!" (تذکرہ ص ۳۴۹) اس میں بھی سب انبیاء علیہم السلام کی توہین اور بے ادبی ہے۔

(ب) ۔ ان کے نبی مرزا قادیانی نے خاتم الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تاج رسالت اتارنے کی ناپاک کوشش کرتے ہوئے ان آیات قرآنی کو اپنے لئے مخصوص کر لیا ہے۔ جن سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان خداوند قدوس نے آج سے چودہ سو سال پہلے فرمایا۔ مثلاً قرآن مجید کے پارہ نمبر ۲۶ سورۃ الفتح کی آیت ۲۸ میں اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله

(یعنی اللہ تعالےٰ نے اپنے اس رسول کو ہدایت کاملہ اور سچے دین دے کر بھیجا تاکہ اللہ تعالیٰ اس دین اور اس نبی کو سب دینوں پر غالب کر دے)۔

یہ آیت آج سے چودہ سو سال پہلے نازل ہوئی اور آج تک سب دنیا کے مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ اس سے مراد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں بلکہ غیر مسلم ترجمہ کرنے والوں نے بھی یہی کہا ہے۔ لیکن مرزا قادیانی نے اس آیت کو اپنے لئے خاص کیا گویا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرزا قادیانی کے لئے خبر دینے والے تھے جیسا کہ مرزا نے کہا۔

"اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله۔ (کتاب اعجاز احمدی از مرزا قادیانی مطبوعہ ۱۹۰۲ء ص ۷)۔

مندرجہ بالا عبارت میں مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید اور حدیث میں وہی مراد ہے مسلمان اس لئے مرزا قادیانی کو کافر سمجھتے ہیں۔

(۳) ۔ قادیانیوں کے نبی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج و تخت ختم نبوت کو چھیننے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید پارہ ۲۲ سورہ احزاب کی آیت ۴۰ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما۔

(نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں پر مہر (SEAL) ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔) اس لئے آپ کو آخری اور کامل نبوت عطا فرمائی

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے خود صاحب وحی و رسالت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مثال دے کر فرمایا!

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور دوسرے نبیوں کی مثال اس خوبصورت محل کی طرح ہے جسے شاندار طریقے پر تعمیر کیا گیا ہو مگر اس میں صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو۔ پس دیکھنے والے اس کے ارد گرد پھر کر اس شاندار عمارت کو بہت ہی پسند کرتے ہوں مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی دیکھتے ہوں پس میں نے وہ جگہ بند کر دی اب میرے آجانے سے وہ عمارت پوری مکمل ہو گئی اور اب میرے آنے سے کسی کو رسالت دینا بند کر دیا گیا ہے"!

جس حدیث کا مندرجہ بالا ترجمہ درج کیا گیا اس کو حدیث کی سب سے زیادہ مقبول دو کتابوں بخاری اور مسلم نے روایت فرمایا اور یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب فضائل سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ کی پہلی فصل کی حدیث یک ہے۔

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر واضح الفاظ میں ختم نبوت کا عقیدہ بیان فرمایا اور اسی پر آج تک سب دنیا کے مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ اس اینٹ سے مراد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، مگر مرزا قادیانی نے کہا کہ اس اینٹ سے وہ مراد ہے جیسا کہ مرزا قادیانی کی کتاب خطبہ الہامیہ مطبوعہ ۱۳۱۹ھ شائع کردہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گول بازار ربوہ کے صفحہ ۱۷۸ پر یہ موجود ہے۔

فاراد اللہ یکمل البناء ویتم البناء باللبنۃ الاخیرۃ فانا تلک اللبنۃ ایھا الناظرون

"پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی آخری اینٹ ہوں"!

مسلمان اس لئے قادیانیوں کو دین اسلام کا سب سے بڑا دشمن اور در پردہ

رسالت کا گستاخ کافر سمجھتے ہیں۔

(۴) ۔ قادیانیوں نے ختم نبوت کی مقدس مہر کو توڑ کر نبوت کا ڈپو (DEPOT) کھولنے کی گستاخی کی ہے جیسا کہ قادیانیوں نے قرآن مجید کی سورۃ فاتحہ کی تحریف معنوی کرتے ہوئے کہا ہے۔

"اس دعا کے ذریعے ہر ایک مسلمان کا فرض رکھا گیا ہے کہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ انعامات جن میں نبوت بھی ہے اللہ تعالیٰ سے طلب کرے" (ترجمہ قرآن مجید مطبوعہ ضیاء الاسلام مشین پریس قادیان دارالامان ص۲)

نبوت اور رسالت کو ہمیشہ کے لئے جاری رہنے کا دعویٰ کرنے والے کس طرح مسلمان ہو سکتے ہیں؟

بلکہ مرزا قادیانی نے اور اس کی امت نے مرزا قادیانی کو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلیٰ اور افضل سمجھا حالانکہ سب نبیوں اور رسولوں کے سردار آپ ہی ہیں۔

(ا) ۔ جیسا کہ مرزا نے کہا ہے

له خسف القمر المنیر وان لی غسا القمران المشرقان اتنکر

اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو انکار کرے گا۔ (ضمیمہ نزول المسیح ص ۸۴)

مرزا قادیانی نے اس کلام بے لگام میں تین باتیں کہی ہیں (الف) امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لہ کا ترجمہ اس کے لئے کیا جو سراسر بے ادبی اور گستاخی ہے۔

(ب) ۔ معجزہ شق القمر کو جس کا ذکر قرآن عزیز کے پارہ ۲۷ کی سورۃ القمر کی پہلی آیت میں یوں موجود ہے۔

اقتربت الساعۃ وانشق القمر قیامت قریب آگئی اور چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔"

اس آیت میں شق القمر کا واضح ذکر موجود ہے جو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمانی معجزہ ہے۔ اور جس پر تمام دنیا کے مسلمانوں کا اجماع اور اتفاق ہے اور آج کی جدید خلائی اور فلائی تحقیق نے بھی تقریباً اس کو مان لیا ہے مگر اس بدبخت نے اس کو چاند گرہن کہا اس عظیم معجزہ کا انکار کیا۔

(ج) ۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی بڑائی ثابت کرتے ہوئے کہا کہ ان کے لئے تو صرف چاند گرہن ہوا اور میرے زمانے میں تو سورج گرہن بھی ہوا تو گویا یہ ان سے بڑا ہوا (لعنۃ اللہ علیہ)۔

(۵) ۔ جب مرزا کی لاش لاہور سے خر دجال (ریل) پر لا کر قادیان پہنچائی گئی تو اس کی بیوہ نے مرزا کی لاش کو یوں خطاب کیا "تو نبیوں کا چاند تھا تیرے ذریعہ میرے گھر میں فرشتے اترتے تھے اور خدا کلام کرتا تھا۔" (سیرت مسیح موعود مطبوعہ قادیان حصہ سوم ص ۱۵)

اس عبارت میں نہ یہ کہ مرزا کو نبی کہا گیا بلکہ سب نبیوں کا چاند کہا گیا اور اس کی وجہ سے فرشتوں کے نزول اور خداوند قدوس کے نزول کا اظہار کیا گیا۔ کیا اس سے تمام انبیاء علیہم السلام کی توہین بے ادبی اور گستاخی نہیں ہوتی اور کیا۔

اس سے اللہ تعالیٰ عز اسمہ کی بے ادبی نہیں ہوتی؟

(۶) ۔ قادیانی اپنے درود میں مرزا کو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا کے مرید اتنی سراج الحق کا واقعہ یوں درج ہے کہ۔

"جب میں پہنچا تو زرا صاحبزادہ صاحب آگئے میں نے عرض کیا کہ حضرت صلی اللہ علیک وعلی محمد آگیا میں نے عرض کیا۔ حضرت صلی اللہ علیک وعلی محمد مجھے کوئی تکلیف نہیں۔۔۔ میں نے عرض کیا حضرت صلی اللہ علیک وعلی محمد بہت اچھا۔۔ میں نے عرض کیا حضرت صلی اللہ علیک وعلی محمد جاگ اٹھا

ایک روز مغرب کی نماز پڑھی گئی اور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس کھڑا تھا جب سلام پھیرا گیا تو آپ نے بایاں ہاتھ میری دائیں ران پر رکھ کر فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب اس وقت میں التحیات پڑھتا تھا الہاماً میری زبان پر جاری ہوا کہ صلی اللہ علیک وعلی محمد (کتاب سیرۃ مسیح موعود مطبوعہ قادیان ۱۹۲۷ء ص ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۹)

مذکورہ بالا واقعات سے صاف واضح ہے کہ۔

مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلیٰ اور افضل سمجھا اور یہی عقیدہ اس کی امت کا ہے حالانکہ مسلمانوں کے درود شریف میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر عالی سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے بھی پہلے ہے جیسا کہ سب مسلمان وہ درود شریف پڑھتے ہیں جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تعلیم فرمایا۔

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

مگر اس گستاخ اور بے ادب دشمن اسلام نے اپنے آپ کو یہاں بھی سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلیٰ اور افضل کہا۔

(۷) ۔ قرآن عزیز میں سورۃ انبیاء کی آیت ۱۰۷ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا۔

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین ۔ اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے۔

مگر اس گستاخ اور بے ادب نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے قلب پر نشتر چلاتے ہوئے اپنے متعلق کہا ہے کہ اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے خطاب کیا ہے کہ۔

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین (تذکرہ ص ۸۱)

کیا کوئی مسلمان ایسے بے ادب کو اور اس کے ماننے والوں کو مسلمان کہہ سکتا ہے۔

تمام دنیا کے مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا بے مثل اور بے نظیر کلام ہے کسی کا کلام خواہ وہ کتنا ہی بلیغ اور فصیح ہو قرآن کا ہم پلہ اور مثیل نہیں ہو سکتا اور یہی عقیدہ قرآن مجید نے بیان فرمایا۔

قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔

آپ فرما دیجئے اگر سارے انسان اور جن اکٹھے ہو کر اس قرآن کا مثل لانے کی کوشش کریں ہرگز اس کی مثل نہ لا سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہو جائیں۔

اس عقیدہ پر آج چودہ سو سال تک اجماع امت ہے اور قیامت تک رہے گا مگر مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ

وکان کلام معجز اینلہ لہ کذالک لی قول علی الکل یبھر

اور اس کے معجزات میں سے معجزانہ کلام بھی تھا اسی طرح مجھے وہ کلام دیا گیا جو سب پر غالب ہے (ضمیمہ نزول المسیح مطبوعہ ۱۹۰۲ء ص ۴)

مرزا قادیانی نے قرآن عزیز کی توہین کرتے ہوئے کہا ہے کہ۔

(الف) مرزا قادیانی کہتا ہے "قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں"۔ تذکرہ ص ۹۹) اس سے بڑھ کر اور توہین کیا ہو سکتی ہے کہ مرزا نے قرآن شریف کو اپنے منہ کی باتیں کہا ہے۔ کسی بھی نبی علیہ السلام کی باتیں قرآن نہیں ہو سکتیں۔ قرآن شریف سے مراد اللہ تعالیٰ کا کلام عزیز ہی ہے۔ حتیٰ کہ سید دو عالم امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ باوجودیکہ وہ بھی وحی ہیں مگر ان کو حدیث کا عنوان دیا گیا ہے ان کو بھی قرآن شریف کہنا ناجائز ہے۔

مرزا قادیانی کے قرآن کا ایک نمونہ اس کی عبارت میں درج ہے

وائی ڈیئر فیل گم وین گاڈ شیل ہیلپ یو۔

یہ مرزا قادیانی کا قرآن ہے جو سکتا ہے قادیانی اپنی عبادت میں یہی پڑھتے ہوں

(۸) ۔ قادیانیوں کو اس لئے بھی کافر سمجھتے ہیں کہ ان کے ہاں قادیان کا ذکر بھی قرآن شریف میں اسی طرح ہے جس طرح مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا نام قرآن شریف میں ہے چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ "کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے نزدیک بیٹھ کر با آواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا

انا انزلناہ قریبا من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے تب انہوں نے کہا یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔ اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان (ازالہ اوہام ص ۷۷)

مکہ اور مدینہ کو جو فضیلت تمام روئے زمین پر حاصل ہے۔ وہ مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ مکہ میں خداوند قدوس کا مقدس گھر اور مدینہ منورہ میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ اس گستاخ اور بے دین نے قادیان کو بھی ان کا ہم پلہ قرار دے کر قرآن شریف کی بے ادبی کی، اسی طرح جب قادیان سے نکلے اور اس وقت کے انگریز گورنر پنجاب کی نوازشات سے برائے نام قیمت پر ایک علاقہ حاصل کر کے اس میں ایک بستی آباد کی جس کا نام ربوہ رکھا تو اس کے متعلق مرزا قادیانی کے بیٹے بشیر الدین محمود نے یہ کہا۔

"یہ نئی بستی جہاں ایک طرف مدینہ سے مشابہت رکھتی ہے اس لحاظ سے کہ ہم قادیان سے ہجرت کرنے کے بعد یہاں آئے۔ وہاں یہ دوسری طرف مکہ سے بھی مشابہت رکھتی ہے الخ (الفضل لاہور ۸ اکتوبر ۱۹۴۹ء)

(۹) مسلمان قادیانیوں کو اس لئے بھی کافر سمجھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اہل بیت نبوت کی سخت توہین کی ہے حالانکہ مسلمانوں کے دلوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ، امام حسن، امام حسین، حضرت فاطمہ علیہم الرضوان کا جو مقام اور

درجہ ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کی گستاخی اور بے ادبی کرنے والا کافر ہوجاتا ہے۔ آئیے اب اس عقیدۂ تعظیم و احترام میں مرزائے قادیانی کو دیکھا جائے۔ مرزا قادیانی نے کہا ہے۔

"ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد میں بیداری میں ایک تھوڑی سی غیبت حس سے جو خفیف سے نشاسے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا کہ پہلے یک دفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی جیسے بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے۔ پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آ گئے یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وحضرت علی و حسنین و فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم اجمعین اور ایک نے ان میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا"۔ (تذکرہ ناشر ربوہ ص ۲۰)

یعنی قادیانیوں کی گرو نے جاگتے ہوئے ان پاکیزہ بزرگ ترین اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کو اپنے ہاں آتے ہوئے دیکھا اور پھر اس بے باک نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں جو لکھا اس کو ہم اب دوبارہ نہیں لکھ سکتے تو کیا ایسے بے باک اور اس کو ماننے والوں کو وہ مسلمان کافر نہ سمجھیں جن کے عقیدہ میں یہ ہے کہ قیامت کے دن جب جگر گوشۂ رسول دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوگا تو سب کو ادب اور احترام کے لئے آنکھیں بند کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ افسوس ہے کہ ایسی کتاب بھی پاکستان میں طبع ہو کر عام شائع ہو رہی ہے۔

امام عالی مقام حسین بن علی علیہما الرضوان کا درجہ اسلام میں کس قدر بلند ہے۔ وہ سب دنیا جانتی ہے۔ امام عالی مقام نے باطل کا مقابلہ کرتے ہوئے کربلا کے میدان میں عظیم قربانی دی جو قیامت تک امت کے لئے مشعل راہ ہے۔ امت میں سے ایسی قربانی کس نے دی مگر یہ گستاخ مرزا قادیانی اپنی برتری اور عظمت شان کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے!

"اور انہوں نے کہا کہ اس شخص نے امام حسن اور امام حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا"

"اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے"۔

مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرلو اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو"۔

"اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔ (قصیدہ نزول المسیح از مرزا قادیانی)

(۱۰) ۔ مسلمان اس لئے بھی قادیانیوں کو کافر سمجھتے ہیں کہ۔

مرزا قادیانی نے مسلمانوں کے تمام علماء کرام اور صوفیاء کرام کو گالیاں دیں اور سخت گستاخی کا مظاہرہ کیا، یہاں بطور اختصار چند عبارتیں نقل کی جاتی ہیں۔

(الف)۔ ان مولویوں پر افسوس۔ اگر ان میں دیانت ہوتی تو وہ تقویٰ کی راہ سے اپنی تسلی ہر طرح سے کراتے۔ مگر وہ لوگ جو ابوجہل کی مٹی سے بنے ہوئے ہیں وہ اسی طریق کو اختیار کرتے ہیں جو ابوجہل نے اختیار کیا تھا (کشتی نوح ص۸)

(ب) ۔ شیعہ حسین سے مددلیں اور گولڑی صاحب کسی اپنے مرشد سے اور مولوی ثناء اللہ اور ان کے رفیق جو خود اپنے تئیں مولوی کہلاتے ہیں۔ ناخنوں تک زور لگالیں (ضمیمہ نزول المسیح ص۸)

(ج) ۔ شیعہ مجتہد علی الحائری کے متعلق لکھا ہے۔

"اور تو مجھے گالیاں دیتا ہے اور میں نہیں جانتا کہ کیوں مجھے گالیاں دیتا ہے کیا امام حسین کے سبب سے تجھے رنج ہوا پس تو برافروختہ ہوا۔

"کیا تو اس کو تمام دنیا سے زیادہ پرہیزگار سمجھتا ہے اور یہ تو تلاؤ کہ اس سے تمہیں دینی فائدہ کیا پہنچا"؟

"میں تمہیں حیض والی عورت کی طرح دیکھتا ہوں نہ اس عورت کی طرح جو حیض سے پاک ہوتی ہے۔ (قادیانی نبی کی اس گالی پر غور فرمایئے یہ گالی بھی نرالی ہے)

(د) ۔ مسلمانوں کے مرشد عالی مقام اور اہل اسلام کے ہاں محترم المقام، حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کی شان میں مرزا کی بکواس کا کچھ حصہ ملاحظہ ہو۔

"مجھے ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن۔ پس میں نے کہا اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت۔ تو ملعون کے سبب سے ملعون ہوگئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی"! (ضمیمہ نزول القرآن ص۷)

کیا ایسے ملعون کو اور اس کی جماعت کو مسلمان سمجھا جا سکتا ہے مسلمان اس قدر بے غیرت اور بے حیا نہیں۔

عام مسلمانوں کے بارے میں مرزا قادیانی کا عقیدہ ملاحظہ ہو۔

کل مسلم یقبلنی ویصدق — کل مسلمانوں نے مجھے مان لیا ہے۔ اور

دعوتی الاذریۃ البغایا۔ تصدیق کی ہے مگر کنجریوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام از مرزا قادیانی بحوالہ محمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۱۹۰)

یہ وجوہات ہیں جن کی وجہ سے مسلمان مرزائیوں کو کافر سمجھتے ہیں اس لئے تمام مسلمانوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان دینی اور اسلامی کافروں کو کافر سمجھیں۔

ساتھ ہی مرزا قادیانی کے پیروکاروں کو بھی متوجہ کرتے ہیں کہ اگر وہ ان حقائق سے بے خبر ہیں اس لئے اسلام کے نام پر ان کا شکار ہو گئے۔ تو اب حقیقت واضح ہونے پر توبہ کر لیں۔ ورنہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہنا چھوڑ دیں۔

بقیہ :- جماعت

بیان سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ جماعت کی حیثیت اُن کے اور عام صحابہؓ کے نزدیک دینی واجبات کی سی ہے۔ پس جن حضرات نے اس روایت کے لفظ "سُنَنَ الہدیٰ" سے یہ سمجھا ہے کہ جماعت کا درجہ فقہی اصطلاح کے مطابق بس "سنت" کا ہے، غالباً انہوں نے غور کرتے وقت حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ کے اس پورے ارشاد کو سامنے نہیں رکھا ـــــــ

بقیہ : ابتدائیہ

سندھ میں ہندوؤں کے ساتھ مرزائیوں کا گٹھ جوڑ بھی حکومت کی نظر میں رہے۔ حکومت سندھ سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ ضلع تھرپارکر کے علاقہ میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لے اور ان کے خفیہ اڈوں کا پتہ چلائے اس کے علاوہ سندھ میں ہندوؤں کے داخلہ پر کڑی نگاہ رکھے۔

اگر اس زاویے سے حکومت تحقیق کرے گی تو بڑی کامیابی کی امید کی جا سکتی ہے اس طرح پاکستان میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سکون ہو جائے گا۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

بقیہ :- مسئلہ ختم نبوت

ولقد اٰتینا اٰل ابراھیم الکتب والحکمۃ واٰتینٰھم ملکاً عظیما۔

النساء ایت نمبر ۵۴

وانزلنا علیک الکتاب والحکمۃ وعلّمک مالم تکن تعلم۔ وکان فضل اللہ علیک عظیما

النساء ایت نمبر ۱۱۳

اب ان تمام مقامات سے جو ذکر کئے گئے ہیں۔ یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ الکتب والحکمۃ سے قرآن مجید و حدیث شریف یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہی مراد ہے۔ نہ کچھ اور علمتک الکتاب والحکمۃ میں ان دونوں کی تعلیمات کو انعامات میں شمار فرمایا ہے۔ اور الکتاب والحکمۃ کا علم دینا تب ہی انعامات میں شمار ہو سکتا ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق کتاب و حکمت کا علم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عنایت فرمادیں۔ ورنہ الکتب والحکمۃ کو انعامات میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ پس اس سے بھی ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ ؑ قرب قیامت میں واپس تشریف لاویں گے تاکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھی پورا ہو جائے۔ اور انعامات کا دینا بھی صحیح ہو جائے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے خود اپنی کتاب آئینہ کمالات میں تسلیم کیا ہے۔ کہ " الاولیعلمون ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومہ ولا یاخذ شیئا من الارض مالھم لا یشعرون"

صفحہ ۴۰۹ طبع ربوہ

صفحہ ۴۲۶ طبع لاہور

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

محترم ایڈیٹر صاحب رسالہ "ختم نبوت" کراچی

آپ کے رسالہ میں "ختم نبوت" پر کافی بحث ہوئی ہے اور حیات مسیح علیہ السلام پر بھی۔ ایک احمدی دوست پڑھتے ہیں اور باتیں بھی ہوتی رہتی ہیں۔ انہوں نے حسب ذیل اعتراضات کئے ہیں۔ مہربانی فرما کر رسالہ ختم نبوت میں وضاحت فرمائی جاوے۔

۱۔ خاتم النبیین کے معنی کئے گئے ہیں "آخری نبی" وہ کہتے ہیں ہم بھی آپکو آخری نبی ان معنوں میں مانتے ہیں کہ آپ آخری شارع نبی ہیں۔ جن کی شریعت کامل اکمل ہونے کی وجہ سے "تاقیامت" کے لئے کافی ہے۔ پھر وہ منکر ختم نبوت کیسے ہوئے۔ ان معنوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ظاہر ہے۔ مگر جو معنے ہم کرتے ہیں کہ آپ بلحاظ زمانہ آخری نبی ہیں اور محض آخری ہونے میں کوئی فضیلت نظر آتی۔ کیا آپ کوئی مثال پیش کر سکتے ہیں کہ جس سے محض آخری ہونے سے فضیلت ظاہر ہو۔

۲۔ نیز عقیدۃً تو ہمارے علماء بھی آپکو آخری نبی نہیں مانتے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو خدا کے رسول اور نبی ہیں کی انتظار ہے جن کے متعلق آتا ہے اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا۔ (مریم ع۲) و رسولاً الیٰ بنی اسرائیل اس لئے ہمارے بزرگوں نے بھی لکھا ہے مثلاً امام جلال الدین سیوطیؒ مَنْ قَالَ بِسَلْبِ نُبُوَّتِہٖ کَفَرَ حَقًّا (حج الکرام صفحہ ۴۳۱) بلکہ فَھُوَ رَسُوْلٌ وَ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ عَلٰی حَالِہٖ (صفحہ ۴۲۶) ایسا ہی حضرت محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے (فتوحات مکیہ جلد ا صفحہ ۵۰)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی جہاں حضرت عیسیٰؑ کے نزول کا ذکر فرمایا ہے چار دفعہ انہیں نبیُّ اللہ عیسٰی وَ اَصْحَابُہٗ فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم جلد ۲ کتاب الفتن باب ذکر صفت الدجال صفحہ ۴۰۱ مصری)

جب ایک نبی اللہ کے ہم بھی منتظر ہیں تو آخر پر وہ نبی اللہ عیسیٰ آنیوالے ہیں۔ پس قادیانی ایک نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مان لینے کی وجہ سے کافر کیسے ہوئے۔ اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ نبی اللہ جو مستقل نبی ہیں بعد میں آسکتے ہیں۔ تو امت محمدیہ میں سے کوئی کیوں نہیں ہو سکتا جبکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ کے علماء کی یہ شان بیان فرمائی ہے۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ امید ہے کہ احسن طریق پر اس کا جواب مرحمت فرمائیں گے

خاکسار بشیر احمد بی سرورڈ

(ج) : قرآن کریم اور احادیث متواترہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آنے کی خبر دی گئی ہے اور یہ امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے یہاں صرف دو آیتوں کا حوالہ دیکھا ہوں ...

۱ــــ سورۃ الزخرف میں ہے : " وانہ لعلم للساعۃ " (اور وہ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) نشان ہے قیامت کا) اس آیت کریمہ کی تفسیر صحیح ابن حبان میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح منقول ہے :

" عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ " وانہ لعلم للساعۃ " قال نزول عیسیٰ بن مریم قبل یوم القیامۃ "
(موارد الظمآن ص ۴۳۵)

ترجمہ :ــ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت سے پہلے نازل ہونا قیامت کا نشان ہے۔

۲ــــ آیت کریمہ : " ھوالذی ارسل رسولہٗ بالہدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ " کی تفسیر کرتے ہوئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں :

" یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبۂ کاملہ دین اسلام کا (اس آیت کریمہ میں) وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئیگا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائیگا۔

لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار، مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت متشابہ واقع ہوئی ہے.... سو چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح کے مشابہت تامہ ہے۔ اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی پیش گوئی میں ابتداء سے اس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے۔ یعنی حضرت مسیح پیش گوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورد ہے "
(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۴۹۸-۴۹۹)

اسی آیت کی تفسیر مرزا صاحب اپنی آخری کتاب " چشمہ معرفت " میں جو ان کے انتقال سے دس دن پہلے شائع ہوئی۔ اس طرح فرماتے ہیں :

" یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے۔ یعنی ایک عالم گیر غلبہ اس کو عطا کرے، اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو۔ اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں کہ یہ عالم گیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئیگا۔ "
(چشمۂ معرفت ص ۹۱)

ان دو آیتوں میں پہلی آیت کی تفسیر مسلمانوں کے نبی مقدس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمودہ ہے، اور دوسری آیت کی تفسیر قادیانیوں کے نبی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ذکر کردہ ہے جس پر ان کے الہام کی بھی مہر ہے اور اس کے لئے انہوں نے گزشتہ صدیوں کے تمام اکابر امت کے اتفاق و اجماع کا بھی حوالہ دیا ہے، پس یہ آپ کے قادیانی دوست کی بد دینی و شقاوت ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر، مرزا صاحب کی " الہامی تفسیر " اور تمام مجددین امت کی اجماعی و اتفاقی تفسیر کو " قرآن پر تہمت " کا نام دیتے ہیں۔ در اصل ایسے محروم القسمت لوگ خدا و رسول پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ جب کہ مرزا صاحب ازالۂ اوہام میں فرماتے ہیں :ـ

"حال کے نیچری، جن کے دلوں میں کچھ بھی عظمت قال اللہ اور قال الرسول کی باقی نہیں رہی، یہ بے اصل خیال پیش کرتے ہیں کہ جو مسیح ابن مریم کے آنے کی خبریں صحاح میں موجود ہیں یہ تمام خبریں ہی غلط ہیں۔"

(ازالہ ص ۵۵۵)

"مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجہ کی پیش گوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اوّل درجہ اس کو حاصل ہے، انجیل بھی اس کی مصدق ہے، اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں۔ درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی سے کچھ بھی بخرہ اور حصہ نہیں دیا اور یہ باعث اس کے کہ ان لوگوں کے دلوں میں قال اللہ اور قال الرسول کی عظمت باقی نہیں رہی اس لئے جو بات ان کی اپنی سمجھ سے بالاتر ہو اس کو محالات اور ممتنعات میں داخل کر لیتے ہیں۔"

(ص ۵۵۷)

"مسلمانوں کی بدقسمتی سے یہ فرقہ بھی اسلام میں پیدا ہو گیا ہے جس کا قدم دن بدن الحاد کے میدانوں میں آگے ہی آگے چل رہا ہے۔"

(ص ۵۵۹)

مرزا صاحب کے ان اقتباسات سے معلوم ہوا کہ:

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کی پیشگوئی متواتر احادیث میں موجود ہے اور اس کو تواتر کا اول درجہ حاصل ہے۔

۲۔ تمام امت اسلامیہ نے اس پیش گوئی کی تلقی حیثیت کی بالاتفاق قبول کیا ہے اور پوری امت کا اس پر اجماع ہے۔

۳۔ یہ عقیدہ نہ صرف قرآن کریم اور احادیث متواترہ میں موجود ہے بلکہ انجیل بھی اس کی تصدیق کرتی ہے۔

۴۔ جو لوگ اس عقیدے کا انکار کرتے ہیں وہ بے دین نیچری ہیں اور ان کے انکار کا منشاء اس کے سوا کچھ نہیں کہ ان کے دلوں میں کفر و الحاد بھرا ہوا ہے اور خدا و رسول پر ایمان اور ان کے ارشادات کی عظمت سے ان لوگوں کے سینے خالی ہیں۔ اللہ تعالیٰ عقل و ایمان نصیب فرمائے۔

نماز کے چند مسائل

سائل:۔ زرداد خاں عباسی

جناب چند سوالات ہیں۔ امید ہے کہ جناب اپنی پہلی فرصت میں جواب دیں گے۔

س:۔ ایک آدمی نماز با جماعت میں مغرب کے وقت تیسری رکعت میں شامل ہوتا ہے تو وہ بقیہ دو رکعت جو گزر چکی ہیں کس ترتیب سے ادا کرے گا؟

ج:۔ اٹھ کر پہلی رکعت سبحانک اللھم سے شروع کرے اور رکعت پوری کر کے قعدہ کرے۔ دوسرے رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ پڑھے اور حسب دستور نماز پوری کرے۔

س:۔ کسی وقت کی نماز کے چار فرضوں کی جماعت میں تیسری رکعت میں شامل ہونے والا ادا ہو جانے والی دو رکعت کس طرح ادا کرے گا؟

ج:۔ اس کو دو رکعتیں مل گئیں اور دو رہ گئیں، یہ شخص، دونوں رکعتیں اس طرح پڑھے گا گویا اب نماز شروع کر رہا ہے یعنی پہلی رکعت میں سبحانک اللھم، اعوذ باللہ، بسم اللہ، سورہ فاتحہ اور کوئی اور سورہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ (مع بسم اللہ) اور سورہ پڑھ کر قعدہ کرے۔

س:۔ کیا جماعت کی نماز میں دیر سے پہنچنے پر سجدہ کی حالت میں جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے یا جماعت کو سجدہ ادا کر لینے کے بعد جماعت میں شامل ہونا چاہیے۔ وضاحت کیجئے گا؟

ج:۔ اگر سجدہ میں امام ہو تو فوراً شریک ہو جانا چاہیے اس کے اٹھنے کا انتظار نہ کیا جائے لیکن یہ رکعت شمار نہیں ہوگی اگر رکوع میں شامل ہو گیا تو رکعت مل گئی۔

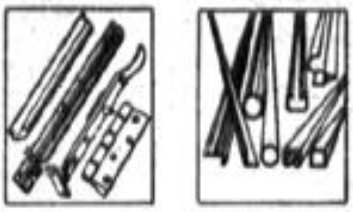

alcop المونیم کمپنی آف پاکستان (انڈسٹریز) لمیٹڈ
سیلز آفس : میریٹ روڈ ۔ کراچی ۔ فون : ۲۲۱۷۲۸ - ۲۲۴۸۸۵
ریجنل آفس : ۵ ۔ رحیم چانہ ۔ ۱۱۲ ۔ مری روڈ ۔ راولپنڈی ۔ فون : ۶۴۹۲۱
Telex : 25713 ALCOP PK

AC-7-83
design

بقیہ:۔ خصائل نبویؐ

اور ممکن ہے کہ یہ حالتِ اعتکاف کا ذکر ہو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول ہر سال اعتکاف کرنے کا تھا اور اس صورت میں مسجد میں کھانا پینا ظاہر ہے۔

۱۵۔ حدثنا محمود بن غیلان انبانا وکیع حدثنا مسعر عن ابی صخرۃ جامع بن شداد عن المغیرۃ ابن عبد اللہ عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ضفت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فاتی بجنب مشوی ثم اخذ الشفرۃ فجعل یحز فحزلی بہا منہ قال فجاء بلال یؤذنہ بالصلوٰۃ فالقی الشفرۃ فقال مالہ تربت یداہ قال وکان شاربہ وقد وفیٰ فقال لہ اقصہ لک علی سواک او تقصہ علی سواک۔

ترجمہ:۔ مغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مہمان ہوا۔ کھانے میں ایک پہلو بھنا ہوا لایا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاقو لے کر اس میں سے کاٹ کاٹ کر مجھے مرحمت فرما رہے تھے اسی دوران میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر نماز کی تیاری کی اطلاع دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خاک آلودہ ہوں اس کے دونوں ہاتھ، کیا ہوا اس کو کہ ایسے موقعہ پر خبر کی۔ اور پھر چھری رکھ کر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ مغیرہؓ کہتے ہیں کہ دوسری بات میرے ساتھ یہ پیش آئی کہ میری مونچھ بہت بڑھ رہی تھی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لاؤ مسواک پر رکھ کر ان کو کتر دوں۔ یا یہ فرمایا کہ مسواک پر رکھ کر ان کو کتر دو۔ کسی راوی کو الفاظ میں شک ہے کہ کیا لفظ فرمائے۔

فائدہ:۔ اس حدیث میں چند مضمون قابل تنبیہ ہیں۔ اول یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مہمان ہوا۔ اس کے مطلب میں علماء کے دو قول ہیں اور روایات مختلفہ سے دونوں کی تائید ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ ساتھ کا لفظ زائد ہے اور مقصود یہ ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان بنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میزبانی کی مد میں پہلو کا گوشت بھنوایا اور کاٹ کاٹ کر کھلایا۔ جامع ترمذی کی روایت اس مضمون کے کچھ زیادہ مناسب ہے اور ابو داؤد کی روایت تو گویا اس مضمون میں صریح ہے جس کے لفظ یہ ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان بنا۔ دوسرے یہ کہ میں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کسی تیسرے شخص کے مہمان ہوئے، ساتھ کا لفظ روایات میں اس کی تائید کرتا ہے۔ اس صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کاٹ کر کھلانا تالیف قلوب کے لیے تھا تیسرا مطلب بعض لوگوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مہمان کیا۔ مگر یہ صحیح نہیں۔ بندہ کے نزدیک اقرب یہ ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان تھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مع مہمانوں کے کسی جگہ دعوت تھی جیسا کہ عام دستور ہے کہ اکابر کی دعوت بمع خدام و مہمانان ہوتی ہے اس صورت میں ابو داؤد اور ترمذی دونوں روایتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ یہ اصل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت مع مہمانوں دعوت کی وجہ سے یہ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دونوں دوسرے کے مہمان تھے۔ دوسرا مضمون چاقو سے کاٹنے کے متعلق ابو داؤد شریف اور بیہقی کی روایات میں چاقو سے کاٹنے کی ممانعت بھی آئی ہے۔ علماء حدیث نے ان دونوں حدیثوں کے درمیان مختلف طریقوں سے جمع اور تطبیق فرمائی ہے۔ سہل یہ ہے کہ یہ ممانعت چاقو سے کھانے کی ہے اور یہ واقعہ چاقو سے کاٹ کر ہاتھ سے کھانے کا ہے۔ اگر گوشت اچھی طرح نہ گلا ہو تو چاقو سے کاٹ کر ہاتھ سے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور ضابطہ کی بات یہ ہے کہ جس چیز میں اجازت اور ممانعت دونوں پائی جاتی ہوں اور وجوہ ترجیح میں سے کوئی وجہ نہ ہو تو قاعدہ کے موافق ممانعت کو ترجیح ہوا کرتی ہے۔ یہ ضابطہ مستقل ہے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ جس حدیث میں ممانعت وارد ہوئی ہے

اس کے لفظ یہ ہیں کہ چاقو سے گوشت نہ کاٹا کرو یہ عجمیوں کا (یعنی کفار کا) طریقہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ممانعت اس طریق میں ہے جس میں کفار سے تشبہ ہوتا ہو، مطلقاً چاقو سے کاٹنے کی ممانعت نہیں ہے اور کفار سے تشبہ سے بچنے کی تاکید تو سیکڑوں احادیث میں ہے۔

تیسری بات حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ یہ الفاظ تنبیہ سے ہے ایسے الفاظ کے معنی مقصود نہیں ہوتے۔ ملامت اور تنبیہ مقصود ہوتی ہے۔ ہر زبان میں اس قسم کے الفاظ ڈانٹنے کے موقع پر مستعمل ہوتے ہیں۔ اگرچہ اس جگہ پر بعض علما نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہونے کی وجہ سے اس کے لطیف لطیف معنی بھی بتلائے ہیں۔ لیکن ظاہر صرف تنبیہ ہے اور تنبیہ اس امر پر تھی کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہمان کی وجہ سے اس کے اہتمام میں مشغول تھے تو اس کے درمیان میں اطلاع نہ کرنی چاہیے تھی جب کہ فراغت کا انتظار مناسب تھا۔ جب کہ نماز کے وقت میں گنجائش بھی تھی۔ چوتھی بات لبوں کے کاٹنے کے متعلق ظاہر یہی مطلب ہے جو ترجمہ میں لکھا گیا ہے کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کی لبیں بڑھی ہوئی تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھے کے بجائے مسواک رکھ کر کاٹنے کے متعلق ارشاد فرمایا بعض شراح حدیث اس طرف گئے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی لبیں مراد ہیں۔ لیکن ابو داؤد کی حدیث میں تصریح ہے کہ میری لبیں بڑھی ہوئی تھیں جن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کاٹ دیا۔ متعدد احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مختلف الفاظ سے وارد ہوا ہے جس میں ڈاڑھی بڑھانے کا حکم ہے اور مونچھوں کے کاٹنے میں مبالغہ کرنے کی تاکید ہے اسی وجہ سے ایک جماعت علمائے سلف کی اس طرف گئی ہے کہ مونچھوں کا منڈانا سنت ہے لیکن اکثر علماء کی تحقیق یہ ہے کہ کتروانا سنت ہے لیکن کتروانے میں ایسا مبالغہ ہو کہ مونڈنے کے قریب ہو جائے۔

ضروری تصحیح

"مرزائی سب ایڈیٹر کو نکالا جائے"
اس عنوان کا ایک مراسلہ گذشتہ شمارے میں شائع ہوا ہے جس میں مراسلہ نگار حافظ حنیف اللہ صاحب کا نام سہواً کتابت ہونے سے رہ گیا ہے قارئین کرام نوٹ کرلیں۔ (ادارہ)

مسلم غازی پوری

بیاد

حکیم الاسلام حضرت علامہ قاری محمد طیّب رحمۃ اللہ علیہ

جہانِ علم وعمل میں روشن ہے مثلِ خورشید نام تیرا — وہاں ضیائیں علوم کی ہیں جہاں بھی پہنچا ہے گام تیرا
حکیم الاسلام تجھ کو کہیئے کلیم الاسلام تجھ کو کہیئے — کہیں درخشاں ہے تیری حکمت کہیں درخشاں کلام تیرا
شکوک و اوہام کی فضا میں کیئے یقیں کے چراغ روشن — جہاں کی تاریکیوں میں چمکا خرد کا ماہِ تمام تیرا
علومِ باطن کے میکدے میں کبھی ہے تشنہ لبی جہاں کی — یہ تیرا اک فیضِ جاریہ ہے رہے گا گردش میں جام تیرا
کبھی زمانے کی گردشوں سے کبھی ہو سکے گا نہ محو ہرگز — صحیفۂ دل پہ لکھ دیا ہے عقیدتوں نے جو نام تیرا
یہ تیری عظمت یہ تیری رفعت کہ اہلِ کمال ہیں تیرے پیرو — نگاہِ اہلِ نظر سے پنہاں نہیں ہے اعلیٰ مقام تیرا
فیوضِ امداد[1] کا ہے حامل تو جانشینِ حکیم الامت[2] — نگارِ باغِ جنابِ قاسم[3] دلوں میں ہے احترام تیرا
خلوص سے پیش کر رہا ہے زمانہ نذرانۂ عقیدت — کہ ماہ بن کے چمک رہا ہے دلوں میں نقشِ دوام تیرا
ہوا ہے رحلت سے آج تیری جہاں میں اک اضطراب برپا — ہر آنکھ گریاں ہے تیرے غم میں ہر اک زباں پر ہے نام تیرا
قبول ہے بارگاہِ رب میں تری ریاضت تری عبادت — رکوع تیرا، سجود تیرے قعود تیرا، قیام تیرا

نکھار بخشا ہے فکرِ غازی کو تیرے فیضانِ تربیت نے
چراغِ راہِ ھُدیٰ بنا ہے جہاں میں ایک ایک کام تیرا

---

[1] حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ
[2] حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
[3] حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI

فون نمبر ۷۱۶۶۱ Registered S. No. 3220

أنا خاتم النبيين لا نبي بعدي الحديث

آل پاکستان دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس ربوہ

۲۶/۲۷ اکتوبر جمعرات، جمعہ

قادیانی اسلام دشمنی میں اس حد تک آگے بڑھ گئے ہیں کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گورو نانک سے تشبیہ دیکر پوری امت محمدیہ کے قلوب و جگر کو زخمی کیا

انکی شورہ پشتی کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے اسلم قریشی کو اغوا و قتل کرنے کا بھیانک جرم کر کے پوری امت کی غیرت کو للکارا ہے۔

امت محمدیہ کا اب کیا کردار ہونا چاہیئے۔ عرب و عجم کے دینی، مذہبی رہنما اسلامیان پاکستان کے سامنے اپنا نقطۂ نظر پیش کریں گے۔ ابھی سے تیاری شروع کر دیں خود شریک ہوں اوروں کو آمادہ کریں

رابطہ کیلئے: - عزیز الرحمن جالندھری آفس سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان - پاکستان

فون نمبر ملتان ۷۶۳۲۸ - کراچی ۷۱۶۶۱ . ربوہ ۴۶۶